نہیں، یہ بات بھی مناسب نہیں کہ پوری قوم کو ہر نئے دن ایک نئے احتجاجی نعرے کے لیے جمع کیا جاتا رہے۔سیاسی عمل پر یقین رکھنے والی جماعتوں سے حالات کا تقاضا ہے کہ ابھی سے ایسی ٹھوس منصوبہ بندی کریں کہ آئندہ انتخابات میں بھرپور کامیابی سمیٹ سکیں، اور فیصلہ ساز اداروں میں اسلام اور نظریہء پاکستان کے خلاف ہونیوالے ہر عمل کے آگے رکاوٹ بن سکیں، باہمی اتحاد اس کے لیے ایک ناگزیر حقیقت ہے۔

شام!......ان طال علیک البلاء فان بعد العسر یسراً

شام......انبیاء علیہم السلام کی سرزمین، سیدنا خالد ابن الولید، عمرو بن العاص، ابو عبیدہ ابن الجراح، اور معاویہ ابن ابی سفیان رضی اللہ عنہم کی جولان گاہ، علماء، محدثین، مفسرین، مورخین اور اسلام کی عبقری صفت شخصیات کا مسکن......خوب صورت وادیوں، میٹھے چشموں، تر و تازہ پھلوں اور نفیس طبع لوگوں کی سرزمین......آج اس کا ذکر آتے ہی روح تڑپ اٹھتی ہے۔پچھلے تین چار ماہ کے دوران شدید روسی بمباری نے بہت بڑے انسانی المیے کو جنم دیا ہے۔مقتولین، مجروحین اور معذورین کے ایسے مناظر دیکھنے کو ملے کہ آنکھیں ہی نہیں دل بھی خون کے آنسو روتا ہے۔وحشت، دَرندگی، شقاوت قلبی کے ایسے مظاہر کہ......الامان!

ذہن کے نہاں خانوں میں وہ نقشے گھومنے لگے جن میں مشرق وسطیٰ کو شیعہ سنی حصوں میں تقسیم ہوتے دکھایا گیا تھا۔سابق امریکی صدر بش کے وہ الفاظ بھی کانوں میں گونجنے لگے جو اس نے لیبیا، شام اور مشرق وسطیٰ کے دیگر ممالک کے بارے میں کہے تھے۔اس وقت شامی خطے میں دو بڑی طاقتیں اپنے اہداف کی تکمیل میں مصروف ہیں ،بظاہر ایک دوسرے سے جدا مگر اس احتیاط کے ساتھ کہ ایک دوسرے کے مفادات پر زد نہ آئے۔شام میں ''شدت پسندوں'' اور ''دہشت گردوں'' کے خلاف امریکی قیادت میں عالمی عسکری اتحاد کے سربراہ جنرل اسٹیفن ٹاؤنسنڈ کا اعتراف کہ ''شام میں امریکا اور روس میں اتحاد نہ ہونے کے باوجود آپس میں اہداف تقسیم کر رکھے ہیں۔'' ......پورے خونی کھیل کو واضح کر رہا ہے۔مقصد خطے سے سُنّی آبادی کو ختم کرنا ہے۔شام میں ایک جوئے خوں رواں ہے اور اہل ایمان مظلومیت کی تصویر بے بسی بنے ہوئے ہیں۔شام میں صرف عمارتیں ہی کھنڈر نہیں بنیں بلکہ انسانیت بھی ملیامیٹ ہو چکی ہے۔روسی اور بشاری مظالم نے صرف عالم اسلام کے نہیں پوری دنیا کے انصاف پسندوں کے دل زخمی کر دیے ہیں۔مجروح مرد و خواتین اور معصوم بچوں کے بے یار و مددگار قافلے دل کی ویران پگڈنڈیوں پر چلتے محسوس ہوتے ہیں۔ان کا ہر ہر قدم سطح دل کو زخمی کرتا چلا جاتا ہے۔ظاہری اسباب کے درجے میں تمام سہارے ختم ہو چکے ہیں، صرف ایک سہارا ہے......اللہ وحدہ لاشریک کا!......ہزاروں میل دور بیٹھے ہم لوگ خود کو اپنے بھائیوں کے دُکھ، دَرد، کرب و اذیت اور اِبتلاء و آزمائش میں خود کو شریک خیال کرتے ہیں۔ہم حالت ضعف میں ہیں اور کچھ نہیں تو ان مظلومین کے حق میں دعا تو کر سکتے ہیں......یارب سد الابواب علیھم الا بک وانقطع الرجاء الا منک ،فکن لھم عوناً ومعیناً وحافظاً وناصراً یارب العالمین......آمین!